سورة يونس

آيات ٢٢ - ٢٨

هُوَ الَّذِیْ یُسَیِّرُكُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا كُنْتُمْ فِی الْفُلْكِ ۚ وَ جَرَیْنَ بِهِمْ بِرِیْحٍ طَیِّبَةٍ وَّ
فَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِیْحٌ عَاصِفٌ وَّ جَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اُحِیْطَ بِهِمْ ۙ
دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ۬ لَىِٕنْ اَنْجَیْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۲۲﴾ فَلَمَّاۤ
اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ یَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْیُكُمْ عَلٰۤی اَنْفُسِكُمْ ۙ
مَّتَاعَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؗ ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ اِنَّمَا مَثَلُ
الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا یَاْكُلُ النَّاسُ وَ
الْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَ ازَّیَّنَتْ وَ ظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَیْهَاۤ ۙ
اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَیْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِیْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ
لِقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ اللّٰهُ یَدْعُوْۤا اِلٰی دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ
﴿۲۵﴾ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَ زِیَادَةٌ ؕ وَ لَا یَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّ لَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ
الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ الَّذِیْنَ كَسَبُوا السَّیِّاٰتِ جَزَآءُ سَیِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا ۙ وَ تَرْهَقُهُمْ
ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَاۤ اُغْشِیَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّیْلِ مُظْلِمًا ؕ
اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾

هُوَ الَّذِیْ یُسَیِّرُکُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا کُنْتُمْ فِی الْفُلْكِ ۚ وَ جَرَیْنَ بِهِمْ بِرِیْحٍ طَیِّبَةٍ وَّ فَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِیْحٌ عَاصِفٌ وَّ جَآءَهُمُ الْمَوْجُ

هُوَ الَّذِیْ یُسَیِّرُکُمْ - وہ، وہ ہے جو چلاتا ہے تمھیں

سَیَّرَ یُسَیِّرُ ، تسییرًا - چلانا (II)

فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ - خشکی میں اور سمندر میں

فُلْكِ - کشتی

حَتّٰۤی اِذَا کُنْتُمْ فِی الْفُلْكِ - یہاں تک کہ جب تم ہوتے ہو کشتی میں

تفصیل آگے سلائیڈ میں

وَ جَرَیْنَ بِهِمْ - اور وہ بہتی ہیں ان کے ساتھ

جَرَی یَجْرِي ، جَرْیًا و جَرَیانًا - بہنا، چلنا

بِرِیْحٍ طَیِّبَةٍ - ایک پاکیزہ (سازگار) ہوا کے ساتھ

رِیْح - ہوا

رِیْح - مذکر بھی اور مؤنث بھی

ہوا کے لیے قرآن میں 14 الفاظ

وَّ فَرِحُوْا بِهَا - اس حال میں کہ وہ خوش ہوتے ہیں اس سے

فَرِحَ یَفْرَحُ ، فَرَحًا - خوش ہونا

جَآءَتْهَا - (جب) آتی ہے اس (کشتی) کے پاس

رِیْحٌ عَاصِفٌ - ایک تیز و تند ہوا

عَصَفَ یَعْصِفُ ، عَصْفًا - تیز تیز چلنا، برباد کرنا، چورا چورا کر دینا

عَاصِف - سخت تیز

رِیْحٌ عَاصِفٌ ، رِیحٍ طَیِّبَةٍ کی ضد

وَّ جَآءَهُمُ الْمَوْجُ - اور آتی ہے ان کے پاس موج

مِنۡ كُلِّ مَكَانٍ وَّ ظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ اُحِيۡطَ بِهِمۡ‌ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ ۚ لَٮِٕنۡ اَنۡجَيۡتَنَا مِنۡ هٰذِهٖ لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيۡنَ ﴿۲۲﴾

مِنۡ كُلِّ مَكَانٍ - ہر جگہ سے

وَّ ظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ - اور انھوں نے سمجھ لیا

ظَنَّ يَظُنُّ ، ظَنًّا - گمان کرنا، یقین کرنا، سمجھ لینا

اُحِيۡطَ بِهِمۡ - گھیر لیے گئے وہ

دَعَوُا اللّٰهَ - (تو) انھوں نے پکارا اللہ کو

مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ - خالص کرنے والے ہوتے ہوئے اس کے دین کو

لَٮِٕنۡ اَنۡجَيۡتَنَا - یقیناً اگر تو نے نجات دی ہم کو

أَنْجَى يُنْجِي ، إِنْجاءً - نجات دینا (IV)

مِنۡ هٰذِهٖ - اس سے

لَنَكُوۡنَنَّ - تو ہم لازماً ہوں گے

مِنَ الشّٰكِرِيۡنَ - شکر کرنے والوں میں سے

هُوَ الَّذِىْ يُسَيِّرُكُمْ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا كُنْتُمْ فِى الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا
جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ
الدِّيْنَ ۚ لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۲۲﴾

وہ اللہ ہی ہے جو تم کو خشکی اور تری میں چلاتا ہے چنانچہ جب تم کشتیوں میں سوار ہو
کر بادِ موافق پر فرحاں وشاداں سفر کر رہے ہوتے ہو اور پھر یکایک بادِ مخالف کا زور
ہوتا ہے اور ہر طرف سے موجوں کے تھپیڑے لگتے ہیں اور مسافر سمجھ لیتے ہیں کہ
طوفان میں گھر گئے، اُس وقت سب اپنے دین کو اللہ ہی کے لیے خالص کرکے اس
سے دُعائیں مانگتے ہیں کہ ”اگر تو نے ہم کو اس بلا سے نجات دے دی تو ہم شکر
گزار بندے بنیں گے

He it is Who enables you to journey through the land and the sea. And so it happens that when you have boarded the ships and they set sail with a favourable wind, and the passengers rejoice at the pleasant voyage, then suddenly a fierce gale appears, and wave upon wave surges upon them from every side, and people believe that they are surrounded from all directions, and all of them cry out to Allah in full sincerity of faith: 'If You deliver us from this we shall surely be thankful.

محمد اقبال

هُوَ الَّذِیۡ یُسَیِّرُکُمۡ فِی الۡبَرِّ وَ الۡبَحۡرِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا کُنۡتُمۡ فِی الۡفُلۡکِ ۚ وَ جَرَیۡنَ بِہِمۡ بِرِیۡحٍ طَیِّبَۃٍ وَّ فَرِحُوۡا بِہَا جَآءَتۡہَا رِیۡحٌ عَاصِفٌ وَّ جَآءَہُمُ الۡمَوۡجُ مِنۡ کُلِّ مَکَانٍ وَّ ظَنُّوۡۤا
اَنَّہُمۡ اُحِیۡطَ بِہِمۡ ۙ دَعَوُا اللّٰہَ مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ ۬ۚ لَئِنۡ اَنۡجَیۡتَنَا مِنۡ ہٰذِہٖ لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الشّٰکِرِیۡنَ ﴿۲۲﴾

توحید کی انفسی دلیل (اور عقلی دلیل بھی)

- گذشتہ آیت (۲۱) میں جو انسانی رویہ اور اس کی فطرت و جبلت مجملاً (in brief) بیان ہوئی تھی اس کی کچھ تفصیل یہاں تمثیلاً بیان ہوئی ہے
- ان دو آیات میں توحید کی جو دلیل بیان کی گئی ہے وہ ہر نفس کے اندر موجود ہے۔ سمندری سفر کے دوران جب کشتی طوفان میں گھر جاتی ہے اور بچنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تو اس کے مسافروں کو کشتی کے غرق ہونے کا احساس ان کے عقیدے کو اللہ کیلئے خالص کر دیتا ہے (اس مشکل ترین گھڑی میں وہ صرف اللہ کو پکارتے ہیں) اور اس کے ساتھ محکم پیمان باندھتے ہیں کہ اگر اس گرداب سے نجات پاگئے تو ایمان والے ہوں گے، ہرگز گناہ کے قریب نہیں جائیں گے اور شکر گزار بندوں میں داخل ہو جائیں گے
- ⇦ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ توحید اور صرف اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اعتقاد اور اس کی معرفت انسان کی فطرت اور سرشت میں موجود ہے (بعض اوقات باطل خیالات و نظریات اس معرفت کی قبولیت میں آڑے آجاتے ہیں، لیکن جب یہ ملمع اترنے کا کوئی سبب پیدا ہوتا ہے تو اندر سے انسانی فطرت اپنی اصلی حالت میں نمایاں ہو جاتی ہے جو حق کو پہچاننے میں لمحہ بھر کو دیر نہیں کرتی۔
- ⇦ موت کے خطرے، مجبوری، اور پریشانی کے وقت انسان کی غیر اللہ سے امید منقطع ہو جاتی ہے
- ⇦ انسان خدا کو نہ ماننے کے لیے خواہ کتنا ہی فلسفہ پیش کرے، حقیقتاً یہ تمام باتیں بے فکری کی نظریہ سازی ہے

هُوَ الَّذِیْ یُسَیِّرُكُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا كُنْتُمْ فِی الْفُلْكِ ۚ وَ جَرَیْنَ بِهِمْ بِرِیْحٍ طَیِّبَةٍ وَّ فَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِیْحٌ عَاصِفٌ وَّ جَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اُحِیْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ۬ لَىِٕنْ اَنْجَیْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۲۲﴾

- حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل فتح مکہ کے بعد جب بھاگ کر یمن جارہے تھے (یا یمن سے واپس آرہے تھے) تو راستے میں ان کی کشتی سمندری طوفان میں گھر گئی اور بچنے کی صورت نظر نہیں آرہی تھی تو اہل کشتی نے اپنے معبودوں کو چھوڑ کر اللہ کو پکارنا شروع کیا تو انہیں یہی خیال آیا کہ محمد ﷺ گزشتہ ۲۱ سال سے ہمیں یہی بات سمجھاتے رہے کہ لوگو! اللہ کے سوا کوئی نفع وضرر کا مالک نہیں، تمام قوتیں اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ جب بھی مانگو اسی سے مانگو۔ اگر بحر (پانی) میں ربِّ محمد کے بغیر نجات نہیں مل سکتی تو خشکی میں بھی اس کی اعانت کے بغیر نجات پانا محال ہے اور دعاء کی کہ اَے خدا اگر تو نے اس مصیبت سے نکال دیا تو میں واپس ہو کر محمد ﷺ کے ہاتھ میں ہاتھ دے دوں گا۔ سفر سے واپس آکر سیدھے نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا (نسائی)
- یہاں کشتیوں کا ذکر محض بطورمثال ہے ورنہ ہوائی یا خلائی جہاز ہو، ریل کار ہو یا موٹر ہو یا آبدوز... سب کا یہی حال ہے، کہ جب بھی اور جہاں بھی آدمی مشکلات ومصائب کے دلدل میں پھنس جاتا ہے تو آئین فطرت اور انسانی جبلت میں پیوست توحید کے مطابق اسے ضرور اللہ تعالیٰ یاد آتا ہے اور بڑے خلوص کے ساتھ اسے پکارتا ہے مگر جب وہ مصیبت ٹل جاتی ہے تو بہت جلد اپنے مالک و محسن کو بھول جاتا ہے

فَلَمَّآ اَنۡجٰهُمۡ اِذَا هُمۡ يَبۡغُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ‌ ؕ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغۡيُكُمۡ عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ‌ ۙ مَّتَاعَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا‌ ثُمَّ اِلَيۡنَا مَرۡجِعُكُمۡ فَنُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۳﴾

فَلَمَّآ اَنۡجٰهُمۡ - پھر جب ہم نجات دیتے ہیں ان کو

اِذَا هُمۡ يَبۡغُوۡنَ - جب ہی وہ لوگ سرکشی کرتے ہیں

بَغَى يَبْغِي ، بَغْيًا - سرکشی کرنا

فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ - زمین میں حق کے بغیر

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا - اے لوگوں کچھ نہیں سوائے اس کے کہ

بَغۡيُكُمۡ عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ - تمہاری سرکشی تمہاری اپنی جانوں پر ہے

مَّتَاعَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا - (تو فائدہ اٹھالو) دنیوی زندگی کے سامان سے

مَتَاع - فائدہ اٹھانے کا سامان/چیز

ثُمَّ اِلَيۡنَا مَرۡجِعُكُمۡ - پھر ہماری طرف ہی تمہارا لوٹنا ہے

مَرجَع - لوٹنا

فَنُنَبِّئُكُمۡ - تو ہم بتادیں گے تم کو

نَبَّأَ يُنَبِّئُ ، تَنْبِيْئًا - بتانا، خبر دینا (II)

بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ - وہ جو تم لوگ کرتے تھے

فَلَمَّآ اَنۡجٰهُمۡ اِذَا هُمۡ يَبۡغُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَـقِّ‌ؕ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغۡيُكُمۡ عَلٰٓى
اَنۡفُسِكُمۡ‌ۙ مَّتَاعَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا‌ ثُمَّ اِلَيۡنَا مَرۡجِعُكُمۡ فَنُـنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۳﴾

مگر جب وہ ان کو بچا لیتا ہے تو پھر وہی لوگ حق سے منحرف ہو کر زمین میں بغاوت کرنے لگتے ہیں لوگو، تمہاری یہ بغاوت اُلٹی تمہارے ہی خلاف پڑ رہی ہے دنیا کے چند روزہ مزے ہیں (لُوٹ لو)، پھر ہماری طرف تمہیں پلٹ کر آنا ہے، اُس وقت ہم تمہیں بتا دیں گے کہ تم کیا کچھ کرتے رہے ہو

But no sooner than He delivers them than they go about committing excesses on the earth, acting unjustly. Men ! The excesses you commit will be of harm only to yourselves, (Enjoy, if you will) the fleeting pleasure of this world; in me end you shall all return to Us, and then We shall tell you what you did

فَلَمَّآ اَنۡجٰهُمۡ اِذَا هُمۡ يَبۡغُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَـقِّ‌ ؕ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغۡيُكُمۡ عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ‌ ۙ مَّتَاعَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا‌ ۖ ثُمَّ اِلَيۡنَا مَرۡجِعُكُمۡ فَنُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۳﴾

انسانی ضمیر اور وجدان سے خطاب

- جب اللہ انھیں نجات دے دیتا ہے اور وہ عافیت سے اپنے ٹھکانے پہنچ جاتے ہیں اور ہر طرح کے خطرے سے محفوظ ہو جاتے ہیں تو پھر ان میں اللہ سے سرکشی اپنا رنگ دکھاتی ہے اور وہ اللہ کی زمین میں پھر بغاوت پر اتر آتے ہیں۔ ان کی اطاعت کا رشتہ پھر غیر اللہ سے استوار ہو جاتا ہے۔ حق سے منحرف ہو کر ناحق کے پرستار بن جاتے ہیں
- اللہ تعالیٰ نہایت بردباری اور محبت کے ساتھ لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغۡیُکُمۡ عَلٰۤی اَنۡفُسِکُمۡ اے لوگو! تمہاری سرکشی تمہیں پر پڑے گی۔ اس بغاوت سے اللہ کی سلطنت و حکومت پر کوئی فرق نہیں پڑتا
- یہ خطاب پوری بنی نوع انسان کو ہے، اس لیے کہ ہدایت صرف قریش مکہ کا مسئلہ نہیں بلکہ پوری نوع انسانی کا ہے، جس گمراہی میں قریش مکہ مبتلا ہیں انسان من حیث الانسان عموماً اسی مرض میں مبتلا ہوتے ہیں کہ جب بھی مصیبتوں اور دکھوں کے بعد آسانی ملتی ہیں، خوشحالی کا دور دورہ ہوتا ہے، دولت کی ریل پیل ہوتی ہے، حالات ہر طرح سے موافق ہوتے ہیں تو انسان عموماً یہ بات بھول جاتا ہے کہ میرا کوئی خالق بھی ہے۔ مجھے کسی نے زندگی گزارنے کا طریقہ بھی دیا، اس کے کچھ اوامر اور نواہی بھی ہیں۔ میں یہاں آزادروی کے لیے نہیں بھیجا گیا اور نہ من مرضی مجھے زیب دیتی ہے۔ میں جس کی مخلوق ہوں اسی کا بندہ ہوں اور اسی کی بندگی ہی میرا فریضہ حیات ہے، اس چندروز عیش کے بعد تمہیں بحرحال اللہ کے حضور پیش ہونا ہے اور اس کے پاس سارا ریکارڈ موجود ہے

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَ الْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَ ازَّيَّنَتْ

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا - اس کے سوائے نہیں دنیوی زندگی کی مثال

كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ - جیسے پانی ہم نے اتارا جس کو

مِنَ السَّمَآءِ - آسمانوں سے

فَاخْتَلَطَ بِهٖ - تو ملا جلا نکلا اس سے

اِخْتَلَطَ يَخْتَلِطُ ، اِخْتَلَاطًا - باہم دِگر مل جانا، مل جل جانا (VIII)

نَبَاتُ الْاَرْضِ - زمین کا سبزہ

نَبَات - سبزہ، زمین سے نکلنے والی روئیدگی

مِمَّا يَاْكُلُ - جس کو کھاتے ہیں

النَّاسُ وَ الْاَنْعَامُ - انسان اور چوپائے

حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ - یہاں تک کہ جب پکڑا زمین نے

زُخْرُفَهَا وَ ازَّيَّنَتْ - اپنے سنگھار کو اور وہ سج گئی

زُخْرُف - آرائش، کمالِ حسن، زینت، سونا

اِزَّيَّنَتْ اصل میں تَزَيَّنَتْ تھا تا ، زا میں مدغم ہوگیا

تَزَيَّنَ يَتَزَيَّنُ ، تَزَيُّنًا - سنوارنا، مزین کرنا (V)

وَظَنَّ اَهۡلُهَاۤ اَنَّهُمۡ قٰدِرُوۡنَ عَلَيۡهَاۤ ۙ اَتٰٮهَاۤ اَمۡرُنَا لَيۡلًا اَوۡ نَهَارًا فَجَعَلۡنٰهَا حَصِيۡدًا كَاَنۡ لَّمۡ تَغۡنَ بِالۡاَمۡسِ‌ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۲۴﴾

وَظَنَّ اَهۡلُهَاۤ - اور خیال کیا اس کے لوگوں نے

اَنَّهُمۡ قٰدِرُوۡنَ عَلَيۡهَاۤ - کہ وہ قدرت رکھنے والے ہیں اس پر

اَتٰٮهَاۤ اَمۡرُنَا - [(تو) آیا اس کے پاس ہمارا حکم

لَيۡلًا اَوۡ نَهَارًا - رات کے وقت یا دن کے وقت

فَجَعَلۡنٰهَا حَصِيۡدًا - پھر بنا دیا ہم نے اس کو کٹی ہوئی کھیتی

كَاَنۡ لَّمۡ تَغۡنَ بِالۡاَمۡسِ - جیسے کہ وہ تھی ہی نہیں (گذشتہ) کل

كَذٰلِكَ - اسی طرح

نُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ - ہم کھول کھول کر بیان کرتے ہیں نشانیوں کو

لِقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ - ایسے لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرتے ہیں

حَصِيْد - کٹی ہوئی کھیتی

غَنِيَ يَغْنَى ، غَنَاءٌ - آباد ہونا، موجود ہونا

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَ الْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ
الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَ ازَّيَّنَتْ وَ ظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤ ۙ اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ
بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾

دنیا کی یہ زندگی (جس کے نشے میں مست ہو کر تم ہماری نشانیوں سے غفلت برت رہے ہو) اس کی مثال ایسی ہے جیسے آسمان سے ہم نے پانی برسایا تو زمین کی پیداوار، جسے آدمی اور جانور سب کھاتے ہیں، خوب گھنی ہو گئی، پھر عین اُس وقت جبکہ زمین اپنی بہار پر تھی اور کھیتیاں بنی سنوری کھڑی تھیں اور ان کے مالک یہ سمجھ رہے تھے کہ اب ہم ان سے فائدہ اُٹھانے پر قادر ہیں، یکایک رات کو یا دن کو ہمارا حکم آگیا اور ہم نے اسے ایسا غارت کر کے رکھ دیا کہ گویا کل وہاں کچھ تھا ہی نہیں اس طرح ہم نشانیاں کھول کھول کر پیش کرتے ہیں اُن لوگوں کے لیے جو سوچنے سمجھنے والے ہیں

The example of the life of this world (which has enamoured you into becoming heedless to Our signs) is that of water that We sent down from the heaven which causes the vegetation of the earth, which sustains men and cattle, to grow luxuriantly. But when the earth took on its golden raiment and became well adorned and the owners believed that they had full control over their lands Our command came upon them by night or by day, and We convened it into a stubble, as though it had not blossomed yesterday. Thus do We expound the signs for a people who reflect.

إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَ الْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَ ازَّيَّنَتْ وَ ظَنَّ
اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤ ۙ اَتٰهَاۤ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٤﴾

حیاتِ دنیا کی تمثیل

- گذشتہ آیت میں جس متاع الحیوۃ الدنیا کا ذکر ہوا یہ اس حیات دنیا کی تمثیل ہے جس کو ایمان نہ لانے والے دائمی سمجھتے ہیں اور اس کو زندگی کا مقصود بنا رکھا ہے
- لیکن اس سمٹ کر ایسی ہو گئیں کی کی مثال یوں ہے جیسے آسمان سے پانی برسا، جس سے ہر طرح کے اجناس اور پودے اگ آئے جو انسانوں اور جانوروں کی خوراک بنتے ہیں اور زمین خوب سرسبز ہو گئ۔ پھر اچانک اس زمین پر اللہ کی طرف سے آفت آ گئ مثلاً آگ بگولا آگیا یا آسمانی بجلی گری اور یوں سارا باغ یا لہلہاتے کھیت جل کر خاک ہوگئے اور دیکھنے والوں نے کہا یہاں تو کوئی باغ یا کھیت موجود ہی نہ تھا۔
- یہی مثال افراد اور اقوام کی ہے، ملکوں اور سلطنتوں کی ہے، مال و جائداد کی اور فوج و حشم کی ۔یہ سب چند روزہ ہیں اور زوال پذیر ہیں ۔ ایسی ایسی سلطنتیں تھیں جن کی قلمرو میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا، ایک عالم پر حکمرانی تھی اور پھر وہ وقت آیا کی سورج طلوع نہیں ہوتا ۔فاعتبروا یااولی الأبصار
- یہ مال و دولت دنیا یہ رشتہ و پیوند بتانِ وہم و گماں لاالہ الااللہ
- اسے بتان وہم و گماں کو چھوڑ کر لاالہ الااللہ کا شعور پیدا کرنا ہے اور اپنے خالق ومالک کو پہچاننا ہے۔اسے اپنے مقاصد حیات کو جاننا اور اس پر عمل کرنا ہے ورنہ اس کے بغیر دنیا کی ترقی خودفریبی کے سوااور کچھ نہیں

وَاللّٰهُ يَدۡعُوۡۤا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۲۵﴾ لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوا الۡحُسۡنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرۡهَقُ وُجُوۡهَهُمۡ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ

وَاللّٰهُ يَدۡعُوۡۤا - اور اللہ بلاتا ہے

اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ - سلامتی کے گھر کی طرف

مراد جنت ہے

وَيَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ - اور وہ ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ - ایک سیدھے راستے کی طرف

لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوا - ان لوگوں کے لیے جنھوں نے اچھے کام کیے

أحْسَنَ يُحْسِنُ ، إحسانًا (IV)
احسان کرنا، نیکی کرنا

الۡحُسۡنٰى وَزِيَادَةٌ - سب سے خوبصورت (اجر) ہے اور زیادہ بھی ہے

حُسْنَىٰ ، أَحسَن کی مؤنث
مراد جنت ہے

وَلَا يَرۡهَقُ وُجُوۡهَهُمۡ - اور نہیں چھائے گی ان کے چہروں پر

رَهِقَ يَرهَقُ ، رَهَقًا - چھا جانا

قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ - کوئی سیاہی اور نہ کوئی ذلت

قَتَر / قَتَرَة - آگ کا دھواں دینا - دھوئیں کے رنگ جیسا غبار، سیاہی

اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ - یہ اہل جنت ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

وَاللّٰهُ يَدۡعُوۡۤا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۲۵﴾ لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوا الۡحُسۡنٰى
وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرۡهَقُ وُجُوۡهَهُمۡ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَـنَّةِ‌ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۶﴾

(تم اِس نا پائیدار زندگی کے فریب میں مبتلا ہو رہے ہو) اور اللہ تمہیں دار السلام کی طرف دعوت دے رہا ہے (ہدایت اُس کے اختیار میں ہے) جس کو وہ چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے

جن لوگوں نے بھَلائی کا طریقہ اختیار کیا ان کے لیے بھَلائی ہے اور مزید فضل ان کے چہروں پر رُو سیاہی اور ذلّت نہ چھائے گی وہ جنت کے مستحق ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے

(You are being lured by this ephemeral world) although Allah calls you to the abode of peace and guides whomsoever He wills to a straightway.

For those who do good there is good reward and more besides; neither gloom nor humiliation shall cover their faces. They are the people of the Garden and in it they shall abide.

وَاللّٰہُ یَدۡعُوۡۤا اِلٰی دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَیَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۲۵﴾ لِلَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوا الۡحُسۡنٰی وَزِیَادَۃٌ ؕ وَلَا یَرۡہَقُ وُجُوۡہَہُمۡ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّۃٌ ؕ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّۃِ ۚ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۶﴾

سراسر سلامتی کی دعوت

- گذشتہ آیات کے مضامین کا تسلسل۔ ایمان نہ لانے والے جس دنیا کو سب کچھ سمجھ رہے ہیں اور جسے انہوں نے اپنی آرزوؤں، خوشیوں اور راحتوں کا محور بنا رکھا ہے یہ دنیا تو ہر وقت خدا کی برق غضب کی زد میں ہے
- البتہ اللہ تعالیٰ جس گھر کی دعوت دے رہا ہے وہ ابدی امن و سلامتی کا گھر ہے۔ وہاں موت، بڑھاپے، مرض اور ہر گناہ سے سلامتی حاصل ہو گی۔
- اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ جسے چاہے سیدھی راہ کی ہدایت دیتا ہے۔ لیکن یاد رہے اللہ تعالیٰ اسی کو ہدایت دیتا ہے جو ہدایت دینے والے کی آواز سنے (جو سنت الٰہی کے مطابق اس کے اہل ٹھہرتے ہیں)، جس نے ہدایت کی آواز کے لیے اپنے کان، سینہ اور دل بند کر دیئے اس کے لیے کیسی ہدایت؟
- اہل دار السلام ۔سلامتی کے اس گھر میں لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے معاملے کی تفصیل بتائی گئی ہے کہ جن لوگوں نے دنیا میں نیکی کمائی اور احسان کی روش اختیار کی ہو گی ان کے لیے ان کی نیکی کا بدلہ اچھا بھی ہو گا اور ان پر مزید فضل بھی (جنت بھی اور اس میں اللہ کا مزید فضل بھی)۔ ان کے چہرے ہشاش بشاش ہوں گے (یاس و نامرادی کی سیاہی سے پاک)، ہر قدم پر ان کے ساتھ اعزاز و تکریم کا معاملہ ہو رہا ہو گا
- صحیح مسلم کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مزید فضل اللہ تعالیٰ کا دیدار ہو گا (اللھم جعلنا منھم، أمین)

وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ

وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ - اور جنھوں نے کمائیں برائیاں

كَسَب - کمانا

جَزَآءُ سَيِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا - کسی برائی کا بدلہ اسی کے جیسا ہے

سَيِّئَةٌ - بُرائی

وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ - اور چھائے گی ان پر ایک ذلت

مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ - نہیں ہے ان کے لیے اللہ سے

مِنْ عَاصِمٍ - کوئی بھی بچانے والا

كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ - جیسے کہ بس ڈھانپ دیئے گئے

أغْشَى يُغْشِي ، إغْشَاءً - ڈھانک دینا (IV)

وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا - ان کے چہرے ایک ٹکڑے سے

وَجه - چہرہ (وُجُوه جمع)

مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا - اندھیری رات کے

قِطعة - ٹکڑا (قِطَعًا جمع)

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ - یہ آگ والے ہیں وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے

وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ
اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٢٧

اور جن لوگوں نے بُرائیاں کمائیں ان کی بُرائی جیسی ہے ویسا ہی وہ بدلہ پائیں گے،
ذلّت ان پر مسلّط ہو گی، کوئی اللہ سے ان کو بچانے والا نہ ہو گا، ان کے چہروں پر ایسی
تاریکی چھائی ہوئی ہو گی جیسے رات کے سیاہ پردے ان پر پڑے ہوئے ہوں، وہ دوزخ
کے مستحق ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے

Those who do evil deeds, the recompense of an evil deed is its like, and humiliation shall spread over them and there will be none to protect them from Allah. Darkness will cover their faces as though they were veiled with the dark blackness of night. These are the people of the Fire and in it they shall abide.

وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٧﴾

دنیا کے دوسرے گروہ کا اخروی انجام

- یہ ایمان نہ لانے والا گروہ ہے، رب کے ساتھ ملاقات پر یقین نہ رکھنے والا. برائیاں کمانے والا گروہ
- اس گروہ کے انجام سے پہلے ایک بات کی وضاحت کر دی گئی جس کے متعلق لوگوں کو غلط فہمی ہو سکتی تھی
- جیسے نیکوکاروں کو ان کی نیکیوں کا اجر بڑھا چڑھا کر دیا جائے گا. بروں (اہل کفر و شرک) کے ساتھ ایسا نہیں ہوگا، ان کی برائی کا بدلہ پورے انصاف کے ساتھ بالکل ہموزن ہوگا۔ ان کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہوگی۔
- یہ نقمت اور عذاب کے گھر دوزخ میں ہوں گے، اور ان پر ذلت چھائی ہوئی ہوگی، ان کی بد صورتی کا یہ حال ہوگا کہ گویا ان کے چہروں کو اندھیری رات کے ٹکڑوں سے ڈھانک دیا گیا ہے
- وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُم مُّسْوَدَّةٌ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ- (الزمر ٦٠)
  تو قیامت کے دن ان لوگوں کو دیکھے گا جنھوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا کہ ان کے چہرے سیاہ ہیں کیا دوزخ تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا نہیں ہے۔
- ان کو اس ذلت و رسوائی اور ہولناک انجام سے چھڑانے اور بچانے والا بھی کوئی نہیں ہوگا۔ اور دنیا میں انھوں نے جن خودساختہ معبودوں اور من گھڑت سفارشیوں کی مدد کی امیدیں باندھ کر ان کی پوجا پاٹ کی ہوگی وہ اس روز سب ہوا ہو چکے ہوں گے ان میں سے کوئی بھی ان کے کچھ کام آنے والا نہ ہوگا (اللهم لا تجعلنا منهم، أمين)

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٢٨﴾

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ - اور جس دن ہم اکٹھا کریں گے ان کو

حَشَر - جمع کرنا

جَمِيْعًا - سب کے سب کو

ثُمَّ نَقُوْلُ - پھر ہم کہیں گے

لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا - ان سے جنھوں نے شرک کیا

مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ - (تم کھڑے رہو) اپنی جگہ پر اور تمہارے شریک بھی

فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ - پھر ہم جدائی ڈال دیں گے ان کے درمیان

زَيَّلَ يُزَيِّلُ ، تَزْيِيْلاً - الگ کرنا (II)

وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ - اور کہیں گے ان کے شریک لوگ

مَّا كُنْتُمْ - نہیں تھے تم

اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ - ہماری بندگی کرتے

اِيَّا - تاکید کے لیے (خالص ہماری)

نَا - ضمیر جمع متکلم

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا
بَيْنَهُمْ ۖ وَقَالَ شُرَكَاؤُهُم مَّا كُنتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ ﴿٢٨﴾

اور یاد کرو اس دن کو جس دن ہم جمع کریں گے سب کو، پھر ہم شرک کرنے والوں کو حکم دیں گے کہ ٹھہر جاؤ اپنی جگہوں پر تم اور تمہارے شرکاء، پھر ہم ان کے درمیان تفریق کر دیں گے اور ان کے شریک کہیں گے کہ تم ہماری تو عبادت نہیں کیا کرتے تھے۔

And the Day when We shall muster them all together, We shall say to those who associated others with Allah in His divinity: 'Keep to your places - you and those whom you associated with Allah.' Then We shall remove the veil of foreignness separating them. Those whom they had associated with Allah will say. 'It was not us that you worshipped.

محمد اقبال

اضافی مواد

Reference Material

کشتی کے لیے قرآن میں مستعمل الفاظ (۳)

1. **جارية** - جرَی يَجْرِي بمعنی چلنا اور بہنا۔ ہوا کی طرح چلنے والی چیزوں کے لیے بھی، اسی مناسبت سے کشتی جارية کو کہا جاتا — اس سے مراد بادبانی کشتی ہے جو ہوا اور پانی کے رخ اور بہاؤ کی مناسبت سے چلتی ہے
وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ - اور یہ جہاز اُسی کے ہیں جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح اونچے اٹھے ہوئے ہیں (55:24)

2. **سَفِيْنَةٌ** - سَفَنَ يَسْفُنُ بمعنی چھیلنا، نرم بنانا۔ سَفِين بمعنی لکڑی پھاڑنے کی کیل، اوزار یا پھانہ۔ سَفَانَه جہاز سازی کا پیشہ۔ سَفِيْنَة بمعنی جہاز یا کشتی - ایسی کشتی جو تراش خراش کر ہموار اور آرام دہ بنائی گئی ہو
أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ - وہ کشتہ چند غیرب لوگوں کی تھی جو دریا میں محنت مزدوری کرتے تھے (18:79)

3. **فُلْك** - فُلْك کا لفظ کسی چیز کے گول ہونے، چکر کھانے اور گھومنے پر دلالت کرتا ہے

فَلْك۔ دریا/سمندر کے بھنور کے لیے - فَلَك۔ سیاروں/ستاروں کا مدار (دونوں میں گھومنے کا تصور)

چکر لگاتے رہنے کی نسبت سے کشتی کو فُلْك کہتے ہیں۔ ایسی کشتی کو مسافروں کے علاوہ باربرداری کا کام بھی دے
وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٣٩﴾ إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿١٤٠﴾ اور یقیناً یونسؑ بھی رسولوں میں سے تھا، جب وہ ایک بھری کشتی کی طرف بھاگ نکلا

ہوا کے لیے قرآن میں مستعمل الفاظ (۱۴)

خوشگوار ہوائیں

1. رِیْح - ہوا (حرکت کرنا،بُو) - اس کی جمع رِیَاح (42:33 , 12:94)
2. رَوْح - بادِ نسیم (رحمت، خوشی، راحت، آرام) (12:87)
3. رَیْحَان - خوشبودار پودا (اگر یہ لفظ رزق یا کھیتی کی چیزوں سے متعلق ہو تو مراد وہ چیزیں جن میں خوشبو / مہک ہو)-(56:89)
4. مُبَشِّرات - نزولِ رحمت اور بارانِ رحمت کی خوشخبری دینے والی ہوائیں (30:46)
5. لَوَاقِح - (واحد لَاقِحَہ)- بار بردار ہوائیں (پانی کا بوجھ اٹھائے ہوئی ہوائیں) (15:22)

ناگوار ہوائیں

6. عَاصِف - سخت تیز ہوا، آندھی (10:22)
7. حَاصِب - (حَاصِبَۃ، حَصَب پتھر مارنا)- ایسی تیز آندھی جو کنکر اور پتھر اڑائے پھرے (17:68)
8. قَاصِف - (قَصَف توڑنا)- وہ تند و تیز آندھی جو درختوں کو توڑ دے (17:69)
9. سَمُوْم سخت گرم ہوا، لُو جو جسم کو جھلسا دے (52:27)
10. اِعْصَار وہ تند و تیز ہوا جو فضا میں چکر کاٹے (2:266)
11. حُسْبان (حَسَب حساب کرنا)- شدید ہوا کا وہ عذاب جو حساب چکانے کو کافی ہو- (18:40)
12. نَفْحَۃٌ سرد جھونکا، پھونک، بھانپ ــ شدید سرد ہوا کی لپٹ (21:46)
13. صَرْصَر سخت ٹھنڈی ہوا، تیز اور سائیں سائیں کرنے والی ٹھنڈی ہوا۔ سناٹے کی ہوا (54:19)
14. رِیْحُ الْعَقِیْم (لَاقِحَہ کی ضد) ایسی ہوا جو نہ تو بارش یا بادل اٹھانے والی ہو اور نہ تخم ریزی کرنے والی، خیر سے خالی ہوا جس کا نقصان ہی نقصان ہو (51:41)